سوال

میں سات برس سے خاوند کے گھر والوں کے ساتھ رہ رہی ہوں، اوراپنے سسر کے ساتھ میں موافقت نہیں کر سکی جس کی بنا پر میں نے خاوند سے مطالبہ کیا ہے کہ ہم اس فلیٹ سے کہیں اور منتقل ہوجائیں اسے یہ بات بہت ناگوار گزرتی ہے، اوروہ کہتا ہے کہ میں والدین کے بغیر نہیں رہ سکتا، اورمیں بھی ساس اور سسر اوردیور کے ساتھ نہیں رہ سکتی توکیا میرا یہ مطالبہ بہت بڑا ہے ؟ اوراسلام اس معاملہ میں کیا کہتا ہے مجھے جتنی جلدی ہوسکے جواب ارسال کریں، میں برداشت نہیں کر سکتی، اوریہ چاہتی ہوں کہ خاوند میرے ساتھ ایک سعادت کی زندگی بسر کرسکے ۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اوردوروو سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعدازاں :

اول :

پہلی بات تویہ ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خاوند کے اقربا ورشتہ دار اجنبی مردوں کو بیوی کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ مندرجہ ذیل حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

(تم عورتوں کے پاس جانے سے بچو، توایک انصاری شخص کہنے لگا : اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ذرا خاوند کے بھائی (یعنی دیور) کے بارہ میں بتائیں ؟

تورسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : دیور تو موت ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (4934) صحیح مسلم حدیث نمبر (2172) ۔

لھذا کسی بھی دیور کے ساتھ خلوت جائز نہیں ہاں یہ ہوسکتا ہے کہ وہ اتنے چھوٹے ہوں جن سے کوئی خطرہ نہ ہو اوران پر کوئی خطرہ ہو ۔

دوم :

دوسری بات یہ ہے کہ خاوند پر واجب ہے کہ وہ بیوی کےلیے ایسی رہائش مہیا کرے جو اسے لوگوں کی آنکھوں اوربارش گرمی وسردی وغیرہ سے بچائے، اوروہ اس میں مستقل طریقے سے رہے جو اس کی ضرورت کو پورا کرتی ہو مثلا ایک کمرہ اورباورچی خانہ اورلیٹرین ہی کیوں نہ ہو ۔

لیکن اگر عقد نکاح کے وقت اگر بیوی نے اس سے بڑی رہائش کی شرط رکھی ہو تو اوربات ہے اوراسے پورا کرنا ضروری ہوگا، اورخاوند کو یہ نہیں چاہیے کہ وہ بیوی پر لازم کرے کہ وہ اپنے کسی دیور کے ساتھ مل کر کھائے ۔

خاوند کو چاہیے کہ وہ اپنی استطاعت اورطاقت کے مطابق بیوی کےلیے رہائش تیار کرے جو کہ عرف اورمعاشرہ کی عادات اورمعیار کے مطابق ہو ۔

ا – حافظ ابن حزم رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

خاوند پر ضروری ہے کہ بیوی کو اپنی استطاعت اورقدرت کے مطابق رہائش دے اس لیے کہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

تم انہیں اپنی طاقت کے مطابق وہاں رہائش پزیر کرو جہاں خود رہتے ہو الطلاق (6) ۔

ب – ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

خاوند پر بیوی کے لیے رہائش کا انتظام کرنا واجب ہے ، اس کی دلیل فرمان باری تعالی ہے :

تم انہیں اپنی طاقت کے مطابق وہاں رہائش پزیر کرو جہاں خود رہتے ہو الطلاق (6) ۔

توجب مطلقہ یعنی طلاق والی عورت کے لیے رہائش ثابت ہے تو پھر جو نکاح میں ہے اس کے لیے تو بالاولی واجب ہوگی ۔

اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اوران کے ساتھ اچھے اور بہتر انداز میں بودوباش اختیار کرو ۔

اوریہ بات معروف ہے کہ اسے رہائش میں رکھا جائے گا ، اوراس لیے بھی کہ وہ رہائش کے بغیر نہیں رہ سکتی تا کہ لوگوں کی نظروں سے اسے چھپایا جاسکے ، اورپھر اس کے ساتھ تصرف کرنے اوراس سے استمتاع کرنے اورمال ومتاع کی حفاظت کے لیے بھی رہائش کی ضرورت ہے جس کے بغیر کوئی چارہ نہیں ۔ اھ

دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (237/9) ۔

ج – کاسانی رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

اوراگر خاوند اپنی بیوی کو اس کی سوکن کے ساتھ رکھنا چاہے یا پھر اپنے کسی رشتہ دار مثلا اپنی والدہ ، بہن ، یا دوسری بیوی کی بیٹی اوریا کسی اور رشتہ دار کے ساتھ ، اور بیوی ان کے ساتھ رہنے سے انکار کردے تو خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اسے علیحدہ گھر میں رکھے ۔

اوراگر اسے وہ کسی بڑے سے گھر میں ان کے ساتھ رکھے جس میں اس کے لیے بالکل علیحدہ انتظام ہو جو اس کے لیے کافی ہو تو پھر وہ علیحدہ مکان کا مطالبہ نہیں کر سکتی ، اس لیے کہ مال ومتاع اوراستمتاع کا عدم حصول زائل ہوچکا ہے اوریہ سب کچھ حاصل ہوسکتا ہے ۔ اھ۔

دیکھیں کتاب : بدائع الصنائع (23/4) ۔

د : ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کا یہ بھی کہنا ہے کہ :

خاوند کے لیے جائز نہیں کہ وہ دونوں بیویوں کو ان کے مرضی کے بغیر ایک ہی گھر میں رہائش پزیر کرے چاہے وہ چھوٹی ہو یا بڑی اس لیے کہ ان دونوں پر ضرر ہے کیونکہ دونوں کی آپس میں غیرت اورعداوت ہے ، اوران دونوں کو ایک ہی گھر میں اکٹھا کرنا اس کو مخاصمت کو اورابھارنا اورزیادہ کرنا ہے ۔

اورپھر یہ بھی ہے کہ جب وہ دونوں میں سے کسی ایک کے پاس رات گزارے گا تو دوسری اس کی کھسر پھسر سنے گی یا پھر اسے دیکھے گی جس سے اس کی غیرت جوش مارے گی اور مخاصمت اور بڑھے گی ، لیکن اگر وہ ایک ہی گھر میں رہنے پر راضی ہوجائیں تو پھر جائز ہے ، کیونکہ یہ ان کا حق ہے اوروہ اسے ترک بھی کر سکتی ہیں ۔ اھ

دیکھیں المغنی لابن قدامہ المقدسی (137/8) ۔

ابن قدامہ رحمہ اللہ تعالی کا یہ مقصد نہیں کہ ایک سے ہم بستری دوسری کے سامنے کی جائے اوریا پھر دوسری سب کچھ سنتی رہے ، بلکہ رحمہ اللہ تعالی کا مقصد تو یہ ہے کہ ایک ہی گھر

میں ان کی رہائش کرنا جائز ہے، وہ اس طرح کہ ایک ہی گھر میں ہر ایک کی باری پر اس کے پاس جائے جہاں پر اسے دوسری نہ دیکھ رہی ہو۔

اوراگر گھر میں ہر بیوی کو علیحدہ علیحدہ سونے کا کمرہ اورباورچی خانہ اور بیت الخلاء وغیرہ تیار کردے تو یہ کافی ہے، اوراسی طرح اگرایک ہی گھر میں ہر ایک کےلیے مستقل فلیٹ یا پھر ایک ایک منزل بنادے یہ بھی کافی ہے۔

احناف علماء میں سے حصکفی رحمہ اللہ تعالی کا کہنا ہے :

اوراسی طرح بیوی کےلیے رہائش کا انتظام کرنا واجب ہے جوکہ خاوند اور بیوی دونوں کے گھر والوں سے خالی ہو، اوریہ سب کچھ ان کی حالت کے مطابق ہوگا جس میں کھانا پینا، اورلباس وغیرہ کا انتظام ہواوراس کا گھر علیحدہ ہونا چاہیے جس میں بیت الخلاء وغیرہ بھی ہونا ضروری ہے اوراس کےلیے ایک باورچی خانہ جوکہ اس کی ضروریات پوری کرسکے۔ اھ۔

اورابن عابدین رحمہ اللہ تعالی اس پر تعلیق چڑھاتے ہوئے کہتے ہیں :

کنیف اور مطبخ سے بیت الخلاء اورباورچی خانہ ہے کہ وہ بھی گھر کے اندر ہوں (یعنی اگرکمرہ ہے تواس میں یہ بھی شامل ہونا ضروری ہے) یا پھرایسے گھر میں ہوں جہاں پر کوئی اورشریک نہ ہو۔ اھ

دیکھیں الدرالمختار (3/599-600)۔

میرا یہ کہنا ہے کہ : کاسانی کے قول "گھر" سے مراد کمرہ پر یہ قول دلالت کرتا ہے کہ اوراگر گھر میں کئی ایک کمرے ہوں تواس کےلیے وہ ایک کمرہ کوخالی کرے اوراسے بیوی کےلیے علیحدہ گھر بنائے، ان کا کہنا ہے کہ : بیوی کےلیے جائز نہیں کہ وہ دوسرے گھر کام مطالبہ کرے۔ اھ

دیکھیں بدائع الصنائع (4/34)۔

تواس بنا پر آپ کے خاوند کےلیے جائز ہے کہ وہ آپ کوگھر کے کسی کمرہ میں رہائش پزیر کرے جہاں پر فتنہ اوران بالغ مردوں سے جوآپ پر حرام ہیں کے ساتھ خلوت وغیرہ کا خدشہ نہ، اورخاوند کےلیے جائز نہیں کہ آپ کوگھر میں باقی دوسرے لوگوں کے کام کرنے پر مجبور کرے، یا پھر یہ کہے کہ آپ ان کے ساتھ کھائیں پئیں۔

اوراگروہ استطاعت رکھتا ہوتوآپ کےلیے علیحدہ رہائش کا انتظام کرے تو یہ آپ کےلیے اچھا اوربہتر ہے، لیکن اگرآپ کی ساس اورسسر بوڑھے ہیں اوراپنے بیٹے کے محتاج ہیں اوران کی خدمت کرنے والا اس کے علاوہ اورکوئی نہیں اوران کی خدمت وہیں رہ کرکی جاسکتی ہے توپھر اس پر واجب ہے کہ وہ وہیں رہے۔

اورآخر میں ہم اپنی مسلمان بہن سے گزارش کرتے ہیں کہ آپ صبر کریں اوراپنے خاوند کوراضی کرنے والے اعمال میں بڑھ چڑھ کرحصہ لیں اوراس کے والدین کی خدمت میں حتی الوسع تعاون کریں حتی کہ اللہ تعالی آسانی پیدا فرمادے۔

اللہ تعالی ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پراپنی رحمتیں نازل فرمائے، آمین یارب العالمین۔

واللہ اعلم.

الشیخ محمد صالح المنجد

7653